غلام مصطفیٰ قاسمی

شذرات

ہمارے نبی محمد ﷺ ہی وہ شخصیت ہیں جن کی حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام امید رکھ رہے تھے اور جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی۔ پس ہمارے نبی ﷺ کا مقصد متعین تھا اور وہ ایک مضبوط حکومت قائم کرنا جس میں تمام امتیں حنیفیت (دینِ توحید) پر متحد ہوجائیں اور دنیا میں کوئی دوسری حکومت ایسی نہ ہو جو اس کا مقابلہ کرسکے۔

بہ تحقیق نبی ﷺ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوئے اس لئے کہ آپ جب خلفائے راشدین ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے کارناموں کو نبی ﷺ کے کارناموں کے ساتھ جمع کر کے دیکھیں تو آپ دیکھ لیں گے کہ انہوں نے اس چیز کی تکمیل کی ہے جس کا نبی ﷺ نے ارادہ فرمایا ہے۔

اور بے شک قرآن کریم نے ہمارے نبی ﷺ کو آپ کی کامیابی کی خوشخبری ایک مثال سے دی ہے اور وہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم الأیۃ. اور آپ ہمارے نبی ﷺ کے اعمال میں ملتِ ابراہیمہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی روح کو دیکھیں گے اور ہمارے نبی ﷺ نے ایسے ایسے اعمال کیئے جو کوئی بشر ان جیسا ہرگز نہیں کرسکا اور قرآن کریم یہ سب (اعمال) اکیلے محمد ﷺ کی طرف منسوب نہیں کرتا بلکہ آپ ﷺ کی طرف اور ان کی طرف جو آپ ﷺ کے ساتھ ہیں، منسوب کرتا ہے۔ لہٰذا یہ ممکن نہیں کہ کوئی انسان آپ ﷺ کو الٰہ (خدا) مان لے یا فرشتہ۔

پس جب آپ قرآن کریم کی تلاوت اس نظریہ پر کریں تو ہمارے افکار کا مقصد

اس واقعہ کو ثابت کرنا ہے اور یہ مقاصدِ قرآن سے زیادہ قریب ہوگا اور ہم سے پہلے اس بات کی طرف ائمہ دین میں سے ایک امام سبقت لے جاچکے ہیں جس سے ہماری مراد امام ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں' اسی لئے ہم نے ابتداء میں ان کی کتاب سے کچھ ایسی عبارتوں کا اقتباس کیا جو اسی کی طرف اشارہ کرتی ہیں لہٰذا اب یہ نظریات ہمارے نظریات نہیں ہیں بلکہ وہ امام ولی اللہ رحمہ اللہ کے نظریات ہیں اور ہم بحمد اللہ اس بات پر قادر ہیں کہ تورات، انجیل اور پھر قرآن عظیم، ان سب کتب کو اسی بات پر تطبیق دیں اور اس پر یہ اضافہ کریں کہ ایسے حکماء جنہوں نے اپنے عقلی نظریئے پر اعتماد کیا، انسانیت کے لئے قرآن کریم جیسا کوئی اجتماعی پروگرام نہیں لائے اور قرآن کریم کے چیلنج **فاتوا بسورة من مثله، قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل هذا القرآن لا یاتون بمثله الآیة** کا معنیٰ یہی ہے اور اس پر ایک مزید اضافہ بھی کریں کہ صابئ ادیان (بے دین مذاہب) فارسیوں، ہندوؤں اور چینیوں کے ہاں سب کے سب اسی مقصد کے ارد گرد چکر کاٹتے ہیں اور ان میں ایسے رجال پائے جاتے ہیں جو کمال کے درجات میں انتہا تک کامیابی میں یگانہ ہیں لیکن ایک اجتماعی دعوت کے معرضِ وجود میں لانے پر قادر نہیں ہوئے جو ابراہیم علیہ السلام کے دین کی طرح تمام انسانوں کو جمع کرلے اور ہمیں بحمد اللہ ہنود، ایران، یونان اور چین کی کتابوں کی پہچان ہے تو ہم نے ان کو پایا کہ وہ ملتِ حنیفیت والوں سے زیادہ آگے نہیں بڑھ سکے ہیں۔